جلد ۵ | بمبئی دوشنبہ ۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳ مطابق ۱۲ مارچ سنہ ۱۹ء | نمبر

مقلمۃ الجیش
قرضہ تو نام کا ہی

ہماری سرکار دولتمدار نے جو دیکھا کہ جنگ مُوا ل کا جھمیلا روز افزون ترقی پر ہی۔ اور روپیہ ٹھیکرونکی طرح بکھیرے بغیر کام نہین چل سکتا تو اسنے خزانون کا منہ کھلوا دیا۔ اور بے دھڑک روپیہ اُڑانا شروع کر دیا۔ جسپر کہ بنئے کوڑی کوڑی کرکے جوڑتے ہین لیکن شاید اور قسمت کا وقت وہ تھیلیان اولٹ دیتے ہین ایسی ہی ہماری گورنمنٹ ذرا ذرا کرکے جمع کرتی ہی لیکن جنگ کیوقت ایک کی جگہہ دو دو جگہہ کی جا خرچ کر ڈالتی ہی ہماری سرکار کو لوگ کنجوس مکھی چوس بتاتے تھے اب وہ اسکی فیاضی کو خدا آنکھین پھاڑکے دیکھین کہ جنگی مصارف کیلئے اسنے اپنے خزانون ہی پر بس نہین کی ۔۔ کروڑ روپیہ قرضہ نکالنے

خزانہ خالی ہو گیا

ایک جنگ کیا ایسی ایسی دس جنگین بھی ہون تو ہماری سرکار دولتمدار کے خزانہ کی تہ نہین ٹوٹ سکتی۔ یہ قرضہ تو نام کا ہی۔ یا یہ سمجھو کہ داشتہ آید بکار کے خیال سے یہ قرض نکالا جائیگا۔ اور اگر اس قرضہ کی اصل دیکھو تو اسمین بڑا بھاری بھید نظر آئیگا۔ وہ بھید یہ نہین کہ سرکار دولتمدار قرضہ کے نام سے روپیہ کھینچیگی اور بے ڈکار لئے ہضم کر جائیگی۔ اجی توبہ۔ لاحول ولا قوۃ۔ وہ بھید یہ ہی کہ در اصل ہماری فیاض گورنمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ رعایا کو فیض پہونچے۔ کیونکہ ۴۵ کروڑ روپیہ پر تین ۳ فیصدی (سالانہ) پر نکالا جائیگا تو اسکا سود صرف ۱۳۵۰۰۰۰۰ روپیہ ہوا اور یہ ۱۰ سال مین ادا کیا جائیگا تو کل رقم سود کی ۱۳۵۰۰۰۰۰۰ روپیہ ہوئی۔ اب یہ کہو تیرہ کروڑ پچاس لاکھ کی رقم لوگ کے گھر جائیگی

مال مفت دل بیرحم

گزشتہ سے گزشتہ پرچہ مین ایک تاریخ جو ایک لائق کرمفرما محمد یعقوب لعل صاحب جانباز کی شائع کی تھی جو حضور گورنر بمبئی کی تشریف آوری کی یادگار تھی۔ یار لوگون نے جو دیکھا کہ تاریخ عجیب و غریب ہی۔ نام کا نام یادگار کی یادگار۔ بھلا پھر کیون چھوڑنے لگے تھے۔ چٹ اوپر ہی اوپر اڑا لیا اور پھر وہ بھی اس دلاوری کیساتھ کہ حافظ شیرازی کے مصرعہ۔ چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد۔ سے بھی ایک نمبر بڑھ گئے۔ یعنی وہ تاریخ اپنے نام سے ایڈریس مین چھپوا دی۔ اور روپیہ کی صفائی دیکھیں کہ چٹ پٹ اوسکو خوشخط لکھوا کر اور خوشنما چوکھٹے مین جڑوا کے حضور گورنر بہادر کی خدمت مین چلتی بھی کر دی۔ اونھون نے سمجھا کہ صادر صاحب تو اولڈ فیشن ہین۔ یا رباش ہین۔ بہر حال ہین اونھین معلوم بھی ہو جائیگا

کایا پلٹ ہو گئی

اے ٹھاکر گیدی ٹرمٹکی - بہت اودہم مچا رکھی تھی - کبھی ہماری بہادر سپاہیونکو دبوچا اور بال بست دل بیچ سمجھکر بغل میں داب لیگئی گویا انہیں کے لئے تو ہماری گورنمنٹ نے اونکو پال پوس کے ہشیار کیا تھا کھلا پلا کے موٹا تازہ کیا تھا - جنگی کرتب سکھا کے بہادر بنایا تھا اور کبھی اون نابکاروں نے دھوکے دیکر اونکو ڈھالیا اور تڑاق پڑاق ساری صف کو اوڑا دیا - اور کبھی دل بہلانے کی سوجھی تو ہمارے دس بارہ ہزار بہادرونکو اڑنگہ میں پھانسا اور گھیرا ڈال کر خورد و نوش تو کیا بیچارونکی ہوا کے راستے بھی بند کر دیئے اور جب پڑی پڑی دل گھبرایا تو خالی سر بیکار بیٹھ کے ان پر سو دو سو گولہ برسا کے اونکو ناکوں دم کر دیا - غرض کئی ماہ سے طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا تھا چند بڑے بڑے افسر دنکو چکر میں ڈال کر یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ بس برٹش حکومت کو ناکون چنے چبوا دیں - یہ خبر ہی نہ تھی کہ ہمارے لارڈ رابرٹس بہادر جب ولایت سے چلینگے تو ہماری شیر کی طرح غراتے ہوئے آئینگے اور آتے ہی کھلبلی مچا دینگے - ساری پولیٹیکل چالیں اور گٹے بازیاں دھری رہجائینگی - ڈھیچون ڈھیچون کرتے دم دبا کے بھاگنا پڑیگا -

آخر وہی ہوا کہ ہماری بہادر لارڈ نے پہنچتے ہی تمام میدان جنگ کو اولٹ پلٹ کر دیا - اس آن بان کے ساتھ نمبر لگائے کہ آن کی آن میں جنگ کا رخ پلٹ گیا - یا تو یہ خبریں آرہی تھیں کہ آج ہمارے دو ہزار آدمی مجروح شد تین ہزار فنا فی الجنگ شد بارہ ہزار در مرض ... مبتلا شد - غرض جو خبر آتی تھی وہ ایسی ہی آتی تھی کہ جسکو سنکر ہماری عقل چکر میں آجاتی تھی ہوش فقرہ ہو جاتے تھے مگر ہماری بہادر لارڈ رابرٹس پہنچ جاتے ہی

دونوں نکل پڑے

ہمارے لارڈ رابرٹس بہادر نے میدان کارزار میں وہ کرتب کھائے کہ دشمنوں کی عقلوں کو چکر کے بیچ میں ڈالدیا - ہمارے لارڈ بہادر اگرچہ بڈھے ہیں پر کیا پوچھنا ہیں تو تجربہ کار - زمانہ دیدہ خدا رسیدہ - دشمن ہزاروں نے وہ بڑھکی مونہ مار کر اونکے سردارون تک کے دانت کھٹے کر دیئے - جنرل کرونجی کہ جنکی آنکھوں کے سامنے بہت آنکھیں مٹکاتا تھا اور مونچھون پر تاؤ دیدیکے لاف گزاف مارتا تھا - کبھی ہمارے آٹھ دس ہزار بہادرونکو اڑنگہ میں گیا چھانس رکھا تھا یہ سمجھ لیا تھا کہ انگلستان پر ہی عملداری کر رہا ہوں ہماری بڈھے بہادر نے اوسکی ساری اکڑفون خاک میں ملادی - ایک ہی حملہ میں اوسکو بال باندھا غلام کر لیا - مسٹر کروگر کہ اپنی چالبازیوں پر بہت گھمنڈ تھا اوسکے بھی چھکے چھوٹ گئے - کہ یہ دفعتہ جنگ کی کایا پلٹ کیسی ہو گئی - یا تو ہر طرف سے ڈچ فوجیں برٹش فوجونکو دباتی چلی جاتی تھیں یا اونکو قدم ایسا اوکھڑے کہ کسطرح ادہر کا رخ ہی نہیں کرتی بہتیرا للکارا وللکارا مگر اونکو کان بھی نہیں کھڑے ہوتے چاروناچار گھبرا کے میدان کارزار میں دونوں نکل پڑے یعنی جب پریسیڈنٹ کروگر اور پریسیڈنٹ اسٹین نے دیکھا کہ جنرل کرونجی کے گرفتار ہوجانیسے تمام فوجکی چھکے چھوٹ گئے تو وہ خود مرد میدان بنکے نکلے مگر پھر بھی کچھ نہ ہوسکا میدان ہماری بہادر فوجکے ہی ہاتھ رہا - چنانچہ لارڈ رابرٹس ایک زناٹے دار پوپلر گرو میں ... ہیں کہ یہ ماجرا حال کو جو لڑائی ہوئی اوسمین دونون پریسیڈنٹ اپنی فوجکے بیچ ڈٹے ہوئے تھے مگر وہ خود ایسی سر پر پاؤن رکھ کے بھاگے کہ اون دونون

بس رعایت ہو چکی

پہلی جو ہماری بہادر فوج شکستیں پر شکستیں کھا رہی تھی بیوقوف لوگ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ ہماری بہادر فوجنے ہتیار ڈال دی - سب اکڑفون ناک کے راستہ نکل گئی - ڈچونکے دو تین ہی رگڑون میں یہ پہندی سے کل مٹیا گئی مگر یہ خبر ہی نہ تھی کہ یہ دانستہ شکستیں کھا کے دشمنوں کا دل بڑھا رہی ہے - ہم بار ہا یہ لکھ چکے ہیں کہ ہماری بہادر فوج کو ابھی فی الحقیقت کے ہم کے درمیان میں جوش ہی نہیں آیا ہے - جس روز جوش آگیا اوسی روز دیکھنا کہ زمین و آسمان اولٹ پلٹ ہو جائے گا اسنے ابھی خود ہی اس سے ہاتھ پاؤن ڈھیلے کر رکھے ہیں - اسکی وجہ یہ ہے کہ جو بڑے بہادر - یعنی بہادر ابن البہادر ہوتے ہیں - انکا اصول جنگ یہی ہے کہ وہ دشمن کی پوری قوت آزمائی کے لئے ہتیار آڑے دیتے ہیں - اور یہانتک ہاتھ پاؤن ڈھیلے چھوڑ دیتے ہیں کہ دشمن اپنے دل پر یہ سمجھ لیتا ہے کہ میں اسے تین ہی رگڑوں میں مرنڈا کر دونگا - غرض جب دشمن اپنی ساری قوت صرف کر چکتا ہے تو پھر وہ جھنجھوڑی لیکر اپنی قوت کا ریلا دکھاتا ہے اور ایک ہی رگڑے میں دشمن کا کام تمام کر دیتا ہے -

ایسی ہی ہماری بہادر فوجنے ذرا ہاتھ پاؤن ڈھیلے کر دیئے تھے کہ دشمن پورے طور پر اپنے دل کے ارمان نکال لیں - پھر اکڑفون کیسے نکال لیجائیگی - چنانچہ ایسا ہی ہوا جب ہماری بہادر فوجنے دیکھا کہ بدتہذیب ڈچ اب بہت سر چڑھ گئے ہیں تو اسکو جذبہ آیا اور اس نے کہدیا کہ بس اب رعایت ہو چکی - اب دیکھنا ہماری بہادر فوجکا

گورنمنٹ کی اولوالعزمی

جنگ ٹرنسوال نے جاتنک طول پکڑا اوسکی تشریح کی تو حاجت نہین سارا زمانہ جانتا ہی۔ لوگ سمجھا کئے تھا کہ ڈچون کی حقیقت ہی کیا ہی کیا پدی کیا پدی کا شوربا۔ وہ بہت مقابلہ کرینگے تو ہزار گھنٹے دو ہزار گھنٹے اس سے زیادہ کا اونمین دم ہی نہین۔ مگر وہ بیوقوف تو ایسا جان سے ہاتھ دھوکے ہماری بہادر فوج کے سامنے ڈٹے کہ پورے پانچ مہینے گذر گئے اور اب بھی ٹلنے کا نام نہین لیتے۔ مثل مشہور ہی کہ مرتا کیا نہ کرتا۔ اونھون نے جب دیکھا کہ برٹش گورنمنٹ پولیٹکل داؤن پیچ سے ہماری آزادی پر انگوٹھا مارنا چاہتی ہے۔ تو اونھون نے سوچا کہ جب آزادی ہی نہ رہی تو پھر جینا ہی بیکار ہی آخر مرنا اول مرنا پھر ڈرنا کیسا ڈرنا۔ اسلئے وہ اپنی عورتون بلکہ بچون بچون تک کو لے کر میدان جنگ مین آ ڈٹے۔ اور اپنی آزادی قائم رکھنے کے لئے جان تک لڑا دی۔ وہ کچھ کر تو گذرتے مگر اسکا کیا علاج کہ یہان خدا کے فضل سے ایک ایک کی سرکوبی کیلئے دس دس موجود ہو گئے۔ وہ چاہتے زمین کے قلابے آسمان سے ملا دیتے مگر ہماری گورنمنٹ کے مقابلہ مین کیا ٹھہر سکتے۔ تھوڑے روز جو لڑائی جاری رہیگی اسکی وجہ صرف یہ ہوئی۔ کہ ہماری بہادر گورنمنٹ اس وجہ سے درگذر کا لحاظ رکھتی تھی کہ وہ اگرچہ کندہ ناتراش ہین مگر ہین تو یوروپین ہی جھول کے۔ اگر جوش مین آکے اونکا ستیاناس کر دیا تو اور یوروپین سلطنتین [illegible] ہائین آگے پیچھے [illegible] کینگی کہ یہ کیا غضب کر دیا۔ بارہ خاندان مین سے ایک خاندان ہی اوڑا دیا۔ غرض اسی وجہ سے ذرا ہماری بہادر گورنمنٹ زنانہ داخلہ کرتے ہوے جھجکتی تھی مگر اب جا نسبتی دیکھا کہ صبر و تحمل سے کام بگڑا جاتا ہی تو لا الہ الا اللہ کر کے فوجین ہی فوجین میدان جنگ مین دھکیل دین دو لاکھ فوجین تو پہونچ چکین پچاس ہزار کی کمک اور [illegible]

تجربہ — دیکھین تو سہی وہ کیسے مقابلہ کرتے ہین —

بخشو بی بلی چوہا لنڈورا ہی بھلا

ابھی ہفتہ کچھ اوپر ہی سنا سرحدی وحشیون کی طبیعت مین بھی ہمدردی کا مادہ پیدا ہوا تھا۔ اور ہمدردی بھی کس کی۔ برٹش گورنمنٹ کی۔ اللہ اللہ۔ بڑے خیر خواہ۔ بڑے ہمدرد۔ بڑے غمگسار یا تو ہماری بہادر گورنمنٹ کے خون کے پیاسے تھے یا اب ایسے خیرخواہ بنے کہ اسکی اوپر سے اپنا خون بہانے کے لئے مستعد ہو گئے۔ اللہ اللہ جان نثار بنکا چرچا تو دیکھو کہتے ہین کہ ہمکو ٹرنسوال جانیکی اجازت دیدیجائے کہ ہم جا کے ڈچونکی ہماری دشمنت دور کر دین۔ وہ بھی کیا یاد کرینگے کہ وحشیون سے پالا پڑا تھا۔ اور یہ درخواست ایک دو کی نہ تھی جو یہ سمجھ لیا جائے کہ وہ جان سے بیزار ہو گئے یا اونھین کھانیکو نہ ملتا ہوگا۔ اٹھ دس ہزار آفریدیون کی درخواست تھی۔ ہماری گورنمنٹ ایسی کچی گولیان تھوڑی کھیلی تھی جو منظور کر لیتی اسنے جھٹ شکریہ کے ساتھ واپس کر دی یہ تو بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ اس مین کوئی نہ کوئی رمز ضرور ہے یہ خیر خواہی خالی از علت نہین کیونکہ یہ وہ جنگ تو ہے نہین جسکی نسبت وہ یہ سمجھ لین مارا تو غازی اور مرے تو شہید۔ گورنمنٹ عالیہ کیطرفسے خوشنودی کے پروانے البتہ اسقدر ملجائینگے کہ اونکی اولاد بھی [illegible] کافی ہو جائینگے اور ہماری فیاض گورنمنٹ اونکو مالا مال بھی اسقدر کر دیگی کہ پھر وہ [illegible] ڈال سکتے ہین مگر اونکو تو چسکا ہی لوٹ کھسوٹ کے مال کا اور گورنمنٹ ہی ما لایحو صلہ اور مہذب یہ ایسی کارروائیان کب نہین کرتی۔ پھر سرحدی وحشیون نے جو ادہر رخ کیا اسکی کیا وجہ۔ خیر جو وجہ کچھ ہی کیون نہ ہو ہمین تو یہی کہنا چاہئے بخشو بی بلی چوہا لنڈورا ہی بھلا

شامت آگئی

معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون کی شامت نے [illegible] جنگلی دماغ مین گورنمنٹ سے بغاوت کا فتور [illegible] اب اکی بغاوت سے ہو گیا ہے اگر بالفرض ادمی باغی بھی ہو گئے تو ہماری بہادر جوشیلی فوج [illegible] نہین ٹھہر سکتے۔ ہان اگر ہمین خوف ہے تو [illegible] ہے مثل مشہور رہاہے خربوزہ کو دیکھکر خربوزہ [illegible] اگر ان کی دیکھا دیکھی اور لوگون مین بھی بغاوت پھیل گیا تو ذرا دقت ہو گی اور پھر ہماری ہی سختی سے کام لینا پڑیگا مگر ہمین امید ہے فوج ان باغیون کی بہت جلد سرکوبی کر دیگی تاکہ جسسے اور دن کو بھی عبرت [illegible] اس باغیون کی خبر سے ذرہ بھی بے خبر [illegible] غضب ہی ہو جائیگا۔ کہ جون پر شدنی [illegible] کا مضمون ہو جائیگا۔ ۷ فروری کے ایک تار [illegible] تار منظر ہے کہ اضلاع پر لکھیا اور [illegible] خود گر آ ریچ فری سٹیٹ کے ممالک [illegible] ان اضلاع کی تمام فوج رعایا بغاوت پر ہو گئی ہے ان باغیون کی تعداد کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ خیر کچھ پرواہ کی بات [illegible] کہ انکلف فوج ہماری فوج کے روک [illegible] تو ہماری فوج بھی مشین اٹھانے اٹھاتے ہے ان کی سختی کی کچھ پرواہ نہ کرے گی اچھی بات خوب سختی کرین۔ تاکہ ہماری فوج کی بہادری کا ان کا امتحان ہو جائے اور سمجھ جائین گورنمنٹ سے مقابلہ کرنے کا یہ نتیجہ [illegible] حال اب عنقریب سب کو معلوم ہو جائیگا [illegible] آتا معلوم ہوتا ہے اور کسی جرول کو مقابلہ کرنے کا کیا [illegible] ہوتا ہے [illegible] سر ہین لگے اپنے گن کو اوسی کہا ہے مثل مشہور [illegible]

بھوک بُری بلا ہے

ہماری فوج کو دنیا کے تمام عیسائی سلطنتوں میں بہادری کا لقب مل گیا ہے - مگر جب کھانا نہ ملے تو کیا کیا جائے - آدمی کی ساری ہمت جرأت کھانے سے ہے جب ہی نہ ہو تو زندگی کے لالے پڑ جاتے ہیں - چہ جائیکہ لڑائی بھڑائی - اب یہ کہئے کہ ہماری فوج جب بہادر تھی تو محصور کیوں ہوئی - یہ سمجھ کا پھیر ہے - کیونکہ اسمیں کئی مصلحتیں ہیں - اول یہ کہ ہماری فوج جتنی بھی ڈرپوک ہے اتنی ہی امن پسند بھی ہے - بے فائدہ کشت و خون کو روا نہیں رکھتی محصور ہونے میں ایک مصلحت تو یہی تھی اگر اسیطرح ہار کے بیٹھ رہنے سے دشمن قوم اپنی فتنہ انگیزی سے باز آجائے تو فہو المراد ورنہ پھر دیکھا جائیگا میدان جنگ میں ہماری بہادری دیکھ لینگے - دوسری یہ مصلحت بھی تھی دشمنوں کو کیا بلکہ تمام دنیا کو یہ بات معلوم کرانی تھی کہ ہم لوگ ایسے جفاکش اور بردبار ہیں اس سے اور ... ہیں تو یہ بات تو سبکو معلوم ہوگی کہ وقت پڑنے پر جفاکش فوج ہی بھوک پیاس جھیل سکتی ہے کچھ ہو تو بھی کہیں گے کہ واہ رے استقلال باوجودیکہ ہماری فوج نے لیڈی سمتھ کے قلعہ میں محصور ہوکر ہزار رنج کی تکلیفیں اٹھائیں مگر دامن استقلال کو ہاتھ سے نہ چھوڑا - کبھی بھوک پیاس سے گھبرا کر یہ خیال نہ ہوا کہ آؤ قلعہ سے نکلکر میدان جنگ کی ہوا کھائیں محصور ہونا کچھ ڈر کی وجہ سے تو تھا ہی نہیں کہ گھبرا جاتیں - یہاں تو فقط اپنا استقلال دکھانا منظور تھا بیچاروں کے صبر اور ضبط سے یہ ہوا کہ آخر ان کو میدان جنگ سے منفرد ہونا پڑا کیونکہ ان کی آہ اور صبر کی فریاد میں بھی بڑی تاثیر ہے - کیونکہ ہماری فوج اگرچہ محصور ہونے کے سبب لیڈی سمتھ سے نکلکر میدان جنگ میں نہیں جا سکتی تو کیا وجہ ہے کہ دشمن بھی نہ ہوگی نہیں کو بھی ہوگی اور بیٹھ رہیگا

آخر صبر پڑ گیا

بزرگوں نے سچ کہا ہے سہ بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ؎ اجابت از در حق بہر استقبال می آید ہماری فوج نے جو ذرا تحمل اور ضبط سے کام لیا تو دشمنوں کے دلوں میں کچھ اور ہی ہوا سمائی وہ تو کہئے کہ بڑی خیر یہ گذری کہ جب لیڈی سمتھ میں لارڈ ڈنڈونلڈ داخل ہوئے اسوقت جنرل وہائٹ بہادر کو بڑا جوش آیا بلکہ انہوں نے چاہا کہ محاصرین دشمنوں پر اسیوقت حملہ کیا جائے مگر افسوس بھوک بری چیز ہے - لیڈی سمتھ کے محصور سپاہیوں میں بسبب بھوک پیاس کے تکلیف اٹھانے کے حملہ کرنے کی طاقت ہی باقی نہ رہی تھی ورنہ غضب ہی ہوجاتا صرف ۲۰۰۰ سپاہی اس قابل پائے کہ دشمنوں پر حملہ کرسکیں جنرل صاحب بہادر نے انہیں دو ہزار سپاہیوں سے تعاقب کیا اور پہاڑی پر چڑھکر دشمنوں پر گولہ باری کی دشمن بھی مقابلہ کے لئے ٹھیر گئے تھوڑی دیر تک طرفین سے گولوں کے مینہ برسائے گئے مگر چونکہ ہماری فوج محصور ہونے کے سبب سے بالکل بے تاب و تواں ہو رہے تھے اسمیں اتنی طاقت بھی نہ تھی کہ ایسے موقع پر ٹھیر سکے یہ تو صرف اسکی ایک شجاعت تھی جو اتنی بات بھی کر دکھائی اور غرض تو صرف یہ تھی کہ دشمنوں کو یہ معلوم ہوجائے کہ لیڈی سمتھ کی محصور فوج قلعہ میں بیٹھے بیٹھے کو سنا ہی نہیں جانتے ہے بلکہ ایسی نازک حالتوں میں بھی وہ میدان جنگ میں اپنی بہادری اور مردانگی کے جوہر دکھا سکتی ہے جب یہ بات ثابت ہوگئی تو پھر فوج کا ٹھیرنا بالکل بیکار رہے تھا اس لئے اسوقت سب پہاڑیوں پر سے نہایت متانت اور تہذیب کی ساتھ واپس ہوئی ہمارے جنرل ہائٹ بہادر یہ سمجھکر خاموش ہو رہے کہ دشمن جا کہاں سکتے ہیں

جنگی نقصانات

انگلے فتبت یار لوگوں نے بہت کچھ زور لگایا کہ صحیح اندازہ دریافت ہوجائے مگر آپ جانتے ہیں کہ ایسے موقعوں پر ہر شخص اپنی اپنی جان بچانے کے لئے بل چھپنے کا ڈھونڈھتا پھرتا ہے اور پھر بڑا غضب تو یہ ہوتا ہے کہ دھند چھا جاتی ہے جسکی وجہ سے بڑے بڑے مبصر آنکھیں ملتے رہجاتے ہیں کچھ پتہ نہیں چلتا ادہر لڑائی شروع ہوئی ادہر حواس نے کہو بڑی شریف سے نکل کر اونچا اونچا پہاڑوں کی چوٹیوں پر بسیرا لیا - اب کہئے کہ جب حواس ہی ٹھکانے نہوں تو لاشیں کون گننے کو بیٹھے اور پھر کوئی گنتا ہی چاہے تو کیسے جب دھند کچھ ڈھلنے دے اور پھر تو بدحواسی اور پھر توپوں اور بندوقوں کی خوفناک آواز سے توکیا - لیکن یہ حال ہماری فوج کا نہیں ہے کیونکہ یہ تو ماشاءاللہ سے بہادر اور تجربہ کار ہے بھلا یہ ایسے موقع پر کیوں گھبرانے لگی تھی دوسرے مرنا کیا ڈرتا جب یہ جان ہی دینے کے ارادہ سے میدان جنگ میں آئی تھی تو بھلا اسپر گھبراہٹ کیسی طاری ہوتی اسکی ایک دلیل تو یہی ہے کہ ہمارے جنگی سرداروں نے اپنی نقصانات کا صحیح بلکہ اصح اندازہ لگا کے بتلا دیا کہ جسمیں ایک ماشہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہے - سنئے آخر ماہ جنوری تک جو ہمارا نقصان ڈچوں کی بدتہذیبیوں سے ہوا اسکی صحیح تفصیل یہ ہے کل مقتولین (۱۳۴۳) کل مجروحین (۴۴۹۷) کل مفقود الخبر ۳۰۰۶ اس تعداد میں صرف ۱۷ - ۲۹ - ۴۴ کی لڑائی کی تفصیل نہیں ہے - ان لڑائیوں میں ۹۷۶ وارداتیں ہوئی ہیں یہ صحیح اندازہ جنگی نقصانات کا ہے

انگلستان صفا چٹ میدان

انکے نزدیک جونکا دعا جو کچھ کہا ہے انسان
بات ایسی تو کچھ ہے کہ اس سننے والوں کو یقین نہ
ہو تو تعجب ہی نہ سمجھیں۔ یہ لیا کہ بیٹھے تھے
ناپ تشناپ جو جی میں آیا بکنے لگے۔ آخر دیکھا
نہ تاؤ اپنی زبان تالو سے لگا دی پھر اوکی
بلا سے کسی کو یقین آئے یا نہ آئے نقول انکے
کونسی [illegible] ہوا شدومن گفتگو کی کیسم بالفرض
خود انصاف کر سکتے ہیں کہ بعض اخبار نویس اخبار کا
کیا خیال کیا تک صحیح ہے کہ انگلستان فوج سے
بالکل خالی ہو گیا۔ بلکہ پوپیو آف ریویو کا ایڈیٹر
یہاں تک مبالغہ کرتا ہے کہ اگر ایسے وقت فرانس
انگلستان کی طرف میدان خالی کر دے تو انگلستان
ہرگز اپنی حفاظت نہیں کر سکتا۔ ایڈیٹر صاحب نے اسکی
وجہ یہ کہ فوج کی ضرورت سمجھتے ہیں لیکن دیکھئے کیونکہ
ہر شخص خود اسکا اندازہ کر سکتا ہے کہ اس میں کیا
کچھ صحیح ہو سکتی صلاحیت ہے۔ مگر ان پر شرط ہے کہ یہ بیٹھے
کو اگر بالفرض انگلستان میں فوج کے نام کو ایک بھی نہ
رہی تو نہ ہو تو یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ فرانس انگلینڈ
پر حملہ کرے اور انگلینڈ اپنی حفاظت نہ کر سکے۔ انگلستان
کی جا رضاکار ہی فرانس کے لیے ایک کام قلعہ بنا لیگی
کیا انگلینڈ جنوبی افریقہ سے بھی گیا نہ رہا ہے کہ ڈچ جنے
تو باوجود کمی تعداد کے برٹش جیسی بہادر اور اولوالعزم
گورنمنٹ سے مقابلہ کیا اور میدان جنگ میں آ کر تمام
دنیا کے دلوں پر اپنی بہادری کا سکہ بٹھا دیا یہاں تک
اس شکایت کا موقعہ دکھایا کہ انگلستان فوج سے خالی
ہو گیا۔ اگر فرانس نے حملہ کیا تو انگلینڈ کے مرد تو درکنار
عورتیں بھی فرانس کے مقابلہ میں سینہ سپر ہونگی جیسے
بہادر مردوں سے انکے مقابلہ میں جانیں جنگ میں گنوائیں
نہ کمپنی ویسے ہی کچھ نہیں تو عورتوں کے ناز و کرشمے ہی

خوب دھوکا دیا

ہمارے ناظرین اس سرخی سے یہ مطلب نہ سمجھیں کہ
کہ ہماری فوج دھوکا باز ہے بلکہ جیسے اس قسم امور
ہیں وہ یہ کہ چلا لگاری شکاری وغیرہ ہی سے برسر آئے ہیں
اسی کا نام [illegible] لعل کھیا ہے اور یہ ہمارے بہادر
کے لیے سر پہ پیر تک شایان شان ہیں۔ چنانچہ ہمارے
لارڈ ڈرابر [illegible] بہادر نے دشمنوں کو چون کر لیا کہ
چال ہے یہ کہ ہماری شکست دی۔ [illegible] کا حال ہے
تار سفیر ست یہاں خبر ملتی ہے کہ کل تمام کو (۵ مارچ
مقام اولفنٹین پر بھی دشمنوں کو بڑی بھاری شکست
دی اور ایسی دی کہ آئندہ اونکو کبھی نہ دیگی
ہوگی۔ آجکا دن ہمارے لیے بڑے دن سے بھی زیادہ
مبارک ہے دشمن کا مورچہ بہت محکم تھا اگر ہم
باقاعدہ اطلاع دیکر اٹھتے تو کامیابی حاصل ہونی
مشکل تھی لہذا ہمنے پولٹکل حکمت سے کام لیا یعنے
بھلا دیکر دفعتہ حملہ کر دیا اونہوں نے مقابلہ تو کیا
مگر جلد پاؤں اکھڑ گئے۔ اس حملہ میں ہمارے
سواروں نے بڑی بہادری کا کام دکھایا۔ ہماری
فوج کا زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ صرف پچاس
بہادر ضایع ہوئے۔ فی الواقع یہ تو کچھ بھی نہ ہوئے
صرف پچاس بہادروں کے ضایع ہونے سے ہماری
فوج دریا سے میں کیا کمی ہو سکتی ہے اگر ہمارے
پچاس ضایع ہوئے تو ضرور ہے کہ اونکے ۵۰۰
کو سلا دیا ہوگا۔ پھر ہمیں اونکے ضایع ہونے کا
کیا غم ہے۔ بیشک ۵ مارچ کا دن ہماری فوج کے
واسطے بڑے دن سے بھی زیادہ خوشی کا ہے اگر دس
بیس ایسے ہی بڑے دن اور ہو گئے تو بیڑا پار ہو جائیگا
کسی نے سچ کہا ہے کسی کا دن ہے بڑا اور کسی کی رات
بڑی۔ وہ دشمن خشنوں مار مار کر ہماری فوج کو تنگ کیا
کرتے تھے اسلیئے اونکے قلیل تھیں ہماری فوج کو ن [illegible]

واہ رے خوش قسمتی

ہماری گورنمنٹ عالیہ بڑی خوش قسمت [illegible]
جنگ ٹرانسوال کی ابتدا میں ایسا بڑا [illegible]
رنگ جمایا تھا کہ جسکے نتیجہ سے متعلق زبان [illegible]
تھے مگر یہ ہماری گورنمنٹ کی خوش قسمتی [illegible]
کہ دفعتہ لڑائی کا رنگ دگرگون ہو گیا [illegible]
نے بھاگنا اور ہمارے بہادروں نے اون [illegible]
مورچوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ اب [illegible]
ہر روز دشمن کے پشت دکھانا اور ہمارے
بہادروں کے کمر کسکر اونکا پیچھا کرنیکی
آ رہی ہیں۔ چنانچہ لارڈ رابرٹس [illegible]
سے تار دیتے ہیں کہ ۷ مارچ کو ہمنے [illegible]
حملہ کیا۔ دشمن یہاں سے جانب شمال [illegible]
فاصلہ پر ایک مورچہ پر قبضہ کئے ہوئے [illegible]
کیولری ڈیویژن نے دشمن پر [illegible]
حملہ کیا اور خوش قسمتی سے کامیاب [illegible]
دشمن بھی چھوڑ کر بھاگے اور ہماری [illegible]
ماونٹیڈ انفنٹری اور ایک توپخانہ [illegible]
میں روانہ ہوا۔ ہماری فوج اسطرح [illegible]
ادھر جا پڑی کہ اونکے اوسان باختہ [illegible]
ہمارا نقصان بہت کم ہوا۔ اگر ایسے [illegible]
چند اور مقابلوں میں ہماری فوج [illegible]
قلیل کے ساتھ کامیاب ہوگی تو یقین [illegible]
لڑائی کا بہت جلد خاتمہ ہو جائیگا
دشمن ہماری حد میں لڑ رہے ہیں۔ اور [illegible]
میں اب تک ہماری فوج نے قدم [illegible]
ہے لیکن جب ہماری فوج کو [illegible]
ہو گئی ترقی ہو رہی ہے اور فتح پر [illegible]
ہے تو امید ہے کہ ہماری فوج بہت جلد [illegible]
کے حد میں داخل ہو کر فتح کا جھنڈا [illegible]

[illegible] فرانسیسیوں کو جان پہچان [illegible] حاصل کر رہے ہے [illegible]

معرکہ آرائی

اللہ تمھارا بھلا کرے

کیون سیکرٹری صاحب - آپ ہندستانیون سے خفا کیون ہو گئے ؟ ؎ کچھ تو فرمایئے اس بدمزگی کا باعث - آپ ہی آپ ہے رنجش خفگی آپ ہی آپ رنجش بے عنوانی پر آپ اپنی کالی کلوٹی رعایا سے بیٹھے ؎ کیا خطا ہم سے ہوئی کونسی تقصیر ہوئی مائل ظلم و جفا کیون ہوئے کہئے تو سہی - کیا حضور کنگالون کو پیٹ کی مار مارنا چاہتے ؎ چہ جرم دید خداوند سابق الانعام کہ از نظر خویش خوار میدارد - ہندوستانی اگرچہ پرخون گرانے کو موجود اور آپ کی پیرہجی کے ہون پر سرفرو کرنے کو مستعد اور آپکا ٹرنسوال کی لڑائی مین جانے کے لئے تیار ہو رہے ہین - مگر آپ کا یہ حال - قحط کے مارے یہان پتلا بلکہ برا حال ہے - پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہین مگر غایت جوش ہمدردی و وفاداری مین ملسٹ ان ہوس شفٹ ٹرنسوال وار فنڈ مین چندہ دینے کیلئے ٹوٹے پڑتے ہین - اور اوسپر آپ کی یہ ہمدردی ؎ درد ما افسانہ شد و تا پشنیدن در رسید رحم آید - گردید و بدیدن در رسید - فاقون کے مارے برا حال ہے کہتے کچھ ہین اور منہ سے نکلتا ہے ؎ باز از ہر سخن بوے جنون می آید واز جگرم عرق سجون می آید - مگر اسپر بھی اگر حواس ہے تو ایک اوسی وفاداری ہمدردی کا - اس فاقہ مستی مین بھی ہم اپنا خیال نہین کرتے - اور وار فنڈ کا نام لینے کی فکر کر رہے ہین - اور خوشی خوشی چندہ

درویش بیکو بھولے بیٹھے ہین - چیریٹی بیگنس ایٹ ہوم (Charity begins at home) گویا ہم نے کبھی پڑھا ہی نہین - کیا ابتک آپ کو اسکی آزمایش کا موقع ہی نہین ملا ؎ عدو کے امتحان سے ہو جو فرصت ہماری بھی محبت آزمانا - نہایت افسوس ہے کہ ہمارے لارڈ جارج ہملٹن سیکرٹری آف اسٹیٹ نے ہوس آف کامنس مین بیان کیا کہ ممالک برطانیہ سے ہندوستان کے کالے لوٹے کنگالون کے لئے کوئی رقم بطور عطیہ بھیجا جانا کچھ ضرور نہین ہے ؟ (جی ان حضور بجا ارشاد ہوا) اور نہ اس امر کے باور کرنے کی کوئی وجہ ہے کہ خود گورنمنٹ ہند کا خزانہ اور وسائل اس کام کے لئے کافی نہین ہے (بہت درست) ان ؎

تم کو شغف زا جون کی خبر سے کیا کام
تم سنوارا کرو بیٹھے ہوئے گیسو اپنا

ہماری سفید پوشی اور خوشی غلافی اور جنگ ٹرنسوال کے چندہ سے ہماری فارغ البالی سمجھنا نہ صرف غلطی بلکہ ستم ہے - یہ ہماری وفاداری اور جان نثاری کی شان ہے - کہ چاہے بھوکون مر جائین مگر اپنی شہنشاہی عظمت قایم رکھنے کے لئے سب سے پہلے فکر کرینگے - آپ ہی کی ولایت مین بعض خدا کے بندے ایسے بھی ہین جنکو ہمارے حال پر ترس آ ہی جاتا ہے ؎ تسا ہی کیا زمانہ ہے بھر بھی وفا دنیا مین لاکھون سیکڑون اہل وفا بھی ہین - دیکھئے اڑل آف نار تھ بروک نے حضور ویسراے کے پاس قحط ہندوستان کے متعلق ہمدردی کا خط اور پانسو پونڈ کا عطیہ بھیجا ہی اللہ تمھارا بھلا کرے - اور لندن مین ۵ ہزار پونڈ تک قحط ہندوستان کا امدادی چندہ پہنچ چکا ہے اور فری اخبار کے تار سے معلوم ہوا کہ انگلستان مین قحط کا امدادی چندہ ۰۰۰ ۵ ۵ پونڈ تک پہنچ چکا ہے - اب یہ خبر نہین کہ لندن والے چندہ مین پچھلی رقم بھی شامل ہے یا یہ اوس کے علاوہ ہے - یا پہلی خبر غلط بہرک بھاری کیسہ خالی کے مصداق تھی - بہر حال جو کچھ ہو ؎

امید نہ رہے دل بیتاب کی ٹوٹے
جھوٹا ہی کئے جائے وعدہ کوئی ان لعد

ہمین ان سب رقمون کی خبر ہمارے سیکرٹری صاحب کو ہو گئی تو غضب ہی ہو جائیگا سب سے بڑھکر دل لگی تو یہ سنی گئی ہے کہ لارڈ مین جو ہندستانی کنگالون کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتے تھے اور چندہ جمع کرنے کے لئے مقرر ہوئے تھے اب کنی کتراتے ہین - اور کہتے ہین کہ اس چندہ سے ٹرنسوال کے مصیبت زدون کی بھی مدد کرنی چاہئے ؎

جگہ تھی جنکی آنکھون مین وہ اب آنکھین چراتے ہین
وہی نامہربان ہین اب رہے جو مہربان پہلے

جہان ہم خود لنگوٹی پر بھاگ کھیل کر مجبور ہین ٹرنسوال کی اعانت کو فرض سمجھتے ہین - وہان ہمکو ہرگز لارڈ مین صاحب کی اس تجویز سے غلات نہ ہوگا مگر ان کی ہمدردی بھی ہمنے دیکھ لی ؎

انھین تو کب نظر التفات آتی ہے
ہمین کو اونسے محبت بہ بات آتی ہے

الواقـــــــــم

ضبط کرین ہم کب تک آہ چل رے خامہ بسم اللہ

بقلـــــــــم

حضرت ابو الظرفا دربھنگوی

احمد آباد مین مارا ماری اور جنونکی ہرتال

- بہت دن نہ ہونے ہونگے کہ ایک عجیب واقعہ

ظہور میں آیا ہے جسکو کہ اخبار جنتہ دمدار سے
ترجمہ کرکے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ کانپور شہری
یعنی چمڑہ فیکٹری کی ایک شاخ احمد آباد میں
بھی کھولی گئی ہے۔ یہ کارخانہ گنیش گوپال
بازار کے نزدیک ہے مسٹر بیری کارنگٹن صاحب
منیجنگ ہیں۔ کارخانہ احمد آباد شہر سے بہت
نزدیک ہے۔ خاصکر ہندوون کا پڑوس ہے۔
چونکہ اس کارخانہ میں مویشیون کا چمڑا صاف
ستھرا ہوا کرتا تھا اسلئے احمد آباد کے ہندوونکو
بہت ناگوار گذرا۔ مسٹر چمن لال بیرسٹرایٹ لا اور
اور لالہ کیشو لعل وکیل وائس پریسیڈنٹ منسپل
کمیٹی ہندوون کو لیکر صاحب کی کارخانہ کیطرف
گئے۔ وہان ہندو بیرسٹر صاحب نے انگریزی
مین بہت گٹ پٹ کی۔ کہ مویشیون کے چمڑے
شارع عام پر صفا ہونا اہل ہنود کے خلاف ہے
باز آؤ ورنہ عدالت مین نالش دائر کیجائیگی۔
یہ سنکر کیا پوچھتے ہو بس مسٹر بیرنگٹن صاحب
بہادر کو آگ لگ گئی۔ نکل پڑے پتلون سے
باہر کیونکہ یہی نا۔ گوری چمڑی کے سردار بہادر
ڈیم فول کالا سور بلیڈی نٹب۔ حکومت کے
نشہ مین تھے چکنا چور۔ کیون نہ ہو مین ناگوری
جنتی۔ بس فندان بھرکی ساری گالی گلوچ مین
ہونک ماری۔ اور زیادہ جو بگڑے۔ لگے وہین
ڈنڈا چلانے۔ ملازمان فیکٹری کو بھی اوڑ دراغدیا
گئے جوتا۔ ان کالے ہندوون کو مار مار کر تو بنا دو
یہ اونے الجہ کی اولاد کیسے رہے ہین تمہارے
کارخانہ مین ڈرا مارتے۔ بس کیا تھا۔ یہان بھی
حکم سور مرادیل کی منتظر تھی۔ لگے ہونے لٹھم
لاٹھی۔ وہ ہنو لنکا ہتا کی ہوئی کر اشد رے غضب
وہ وہ چمکت باتیان ۔ ۔ ۔ والا وہ یہنون پر
جھاڑی ۔ ۔ صاف ہونے کر بس کیا پھر تو

پر گئے۔ وہ بھاگے۔ وہ اوڑے۔ غرضکہ دھوتی
پرشادون پر بیطرح مار خواہ مخواہ پڑی۔ گئے تھی
کانپڑ پہنے رونہ کو پڑنے۔ مسٹر چمن لعل صاحب
نے جو دیکھا کہ چمڑا ۔ ۔ تیون نے بہت بری طرح سے
اونکی دھوتی پرشادون کو مار کر بھگا دیا ہے۔ تو
انھون نے بھی مصلحت وقت سمجھکر پیٹھ دکھائین
اور اس بھاگا بھاگی مین بھی معلوم جیب کے
وہین یا کہین اور گنوائی۔ قصہ کوتاہ ہندوون بھاگ کی
وہ درگت بنی کہ توبہ ہے خدا کی۔ مگر یہی نادال
روٹی کے کھانے والے۔ جو ہوتی اس موقع پر
ہماری پنجابی ڈگریا ہندوستانی گوشت پلاؤ کے
کھانے والے تو قسم ہے اللہ پاک کی۔ بیرن اور
اونکی سپاہ کو مار کر بھوت نہ بنا دیا تھا تو ہمارا ذمہ
وہ درگت بنائی جاتی کہ حضرت کی پتلون شریف
سے لدو پھد ہوجاتی۔ ایکس کیوزمی ایکس کیوزمی
پکارنی بن پڑتی۔

اب ہندوون کا حال سنو وہان سے مار کھا کے
جو بھاگے تو آئے اپنے دولت کدہ شریف پر
ایک صلاح کرکے ساری احمد آباد مین ہڑتال
مچا دی یعنے بازارون میں دوکانین بند کر دین۔ لو اور
لو بھلا اسکے کرنے سے دل کے جلے پھپھولے
پھوٹ سکتے ہین۔ اسمین نقصان کس کا ہے
انہین دھوتی پرشادون کو ہماری پتلون بہادر
مسٹر بھر بری این کی جانے جوتی۔ بلا سے اونکی
جو دوکانین بند کردین اون کا کیا بگڑا۔ گورنمنٹ
خود دسیکر ان بزدلون سے دوکانین کھلوا لیگی
مسٹر بھر بری این کا تو کوڑی بھر بھی اسمین نقصان
نقصان انہین کچھ ہونگ اڑو۔ ادھر چنے کی دال
کھانے والے تھوڑی ابتک۔ یہان تو مزے سے
وہسکی برانڈی۔ کا چپ اور مرغی انڈا بسکٹ ڈبل روٹی
اوڑاتے ہین۔ تو دون چیزون کی کیا کمی ہے

دھوتی پرشادون مین سے تو سنا یہی کوئی فروخت
کرتا ہو۔

اور سنیئے صاحب ایک نہ شد دو شد۔ واہ جی
وا مانتے ہین ہم بھی تو ہین نالندن کے اوستاد
واہ سبحان اللہ اس چالبازی کو اجناب بھی مان گئے
واہ پتلون بہادر واہ ماشاء اللہ تم تو بڑی دور کی
کوڑی لاتے ہو۔ اوڑتے پرند کو پکڑتے ہو۔ بھئی
قائل ہین ہم تو تمہاری اوستادی کے۔ واہ یہ
بہت رہی دوسرے روز حضرت پتلون بہادر نے
خدا انکو سدا خوش و خرم رکھے۔ نالش عدالت
مین دائر کی۔ کہ چمن لال بیرسٹرایٹ لا اور کیشو لال
وکیل وائس پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی احمد آباد
سارے ہندوون کو کل میرے کارخانے مین لیکر
چڑھے تھے نیت چوری کی تھی مداخلت بیجا بیت
بسر کا کے جرم مین ان کا چالان ہونا چاہئے۔
قربان ایسی عقل کے یہ بہت بڑھکر رہی ایک تو
دھوتی پرشادون کی مرمت ہوئی اور دوسرے
اپنا عیرا جیزون بھاگتے وقت وہین پڑی کی پڑی
چھوڑکر پیٹھ دکھا دی ایک آفت سے بچے تھے
یہ دوسری بلا کیسے سر پر نازل ہوئی۔ ہاے بیسٹر
کریا کہو۔ انکی عزت آبرو بھی تو مند برانکی گئی
اور ہنومان جی کے مندر مین بتاشے بانٹینگے۔
رام رام یہ کیا ہوا۔ ان صاحبون کا جاتیو ستیاناس
غرضکہ بیچارے دھوتی پرشاد بڑے حیران اور
پریشان تھے کہ اب لال خان کی لکڑے یا نہی
جائینگی۔ یعنے مسٹر بیرن نے یہ ہو نکدیا ہے کہ
ان چر پونون کو جیل خانہ میں بٹھا دے
یہ ہمارے چمڑہ کے کارخانہ مین آگ لگانے
آئے تھے۔ وہ تو خیر ہوئی میرے جوان تھے جاگے
ورنہ کارخانہ کو خاک سیاہ کرنے مین کوئی کسر
باقی نہین رکھی تھی۔ باقی پھر راقم راست گفتار

کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں

مولانا پنچ ۔ واللہ ذرا غور فرمائیگا۔ آپکو اپنے سر اقدس کی قسم اول تو خدا لگتی کہئے نہ خواہی نخواہی ہر سال ایک نہ ایک نیا شگوفہ چھوڑ کر بیچارے باشندگان گیتی خصوصاً اخباری دنیا والوں نے ایک قسم کا اختلال عظیم برپا کر رکھا ہے علاوہ برین ہمارے نئی روشنی والون نے کوا وغیرہ بھی کان کترے وہ وہ جھرلی دے کر آسمان پہ ہاز خیالی رنگ اوڑاتے رہتے ہیں۔ جنکا سر نہ پیر۔ انکے نزدیک دوزخ جنت محض خیالی ڈھکوسلے ہیں۔ آسمان کوئی چیز ہی نہیں بھلا کہئے کہ اگر کچھ نہ ہوتا اور عالم بالا پر شل مادر گیتی نہ ہوتی تو پانی کا کھیت کب نظر آتا ۔ بی سنبلہ (خوشۂ گندم) تحفہ تحائف کی ڈالی کس کے لئے پیشکش کرتی ۔ جدی (بز غالہ) ایسے ہرے ہرے کہاں کب چرتیں۔ ثور (گائے) کب اپنی بھولی بھولی صورت کا سکہ جما کر اللہ میاں کی گائے کہلاتی ہے۔ حمل (مینڈھا) کس کی مفارقت میں شل کباب کے پہلو بدلتے ۔ شمس (آفتاب لمعہ) کب شہنشاہی کا دم مارتے۔ زحل (کیوان) کب دیوانی کا دربار آراستہ کرتے ۔ قمر (چاند) کب وزارت کا درجہ پاتے ۔ چرخ اطلس (فلک) کب ایسا بیش قیمت فرش بچھاتا ۔ دھنک (قوس قزح) کس ماہ وش کی کرتی کے لیے درکار ہوتی ۔ کرن ۔ (شعاع) کس کے دوپٹے کی جھالر بنتی ۔ ناہید (بی زہرا) کو لہا لہا کے ترکیبیں [illegible] قطب مثل تماش بینوں کے آسن جمائے ہوئے سکتے کے عالم میں لب بند سینہ دوز نظر آتے عطارد (تیر) کیوں منشی گیری کا بستہ بغل میں دبائے ہوئے پھرتے ۔ خانخانان مسٹر مریخ کیونکر جلا دیگا کرسیتہ ڈٹے رہتے ۔ بی مشتری بازاروں میں کب قتل عام کرتی پھرتیں ۔ ستارے (اختر) کس کے ماتھے کے افشان بنتے۔ کہکشان کس کی مانگ بنتی ۔ بی ثریا خانم باوصف اپنے رقیبوں کی کثرت کے محفل کیوں جھلملا کرتیں ۔ برق (بجلی) کس کی زیبائش کے لئے بزم گوش میں جگہ پاتی ۔ دلو صاحب کیوں کشمکش ہر کنج [illegible] سے گریز کرکے پانی میں غوطہ لگاتے ۔ حوت ماہی بیتاب کیوں تڑپتی رہتی ۔ شاہ شمس کے نشست کے لئے کیوں مجسم تخت بچھاتے ۔ عقرب (بچھو) نیش زنی کیوں جائز رکھتے ترازو کا پلہ کیوں نیکی بدی کا اونچا نیچا رہتا لوٹ شدہ [illegible] کے لئے آپ ہمارے لالہ گنگل؟ کی ترازو کو نہ سمجھیگا ۔ میاں رعد (نام فرشتہ) کیوں بے موسم گرجتے بادل کیوں اوڑتے پھرتے ۔ روئی کے گالے بنکر زمینوں کے کام میں آتے شفق کب کسی ملک عارض گلگون کا غازہ بنتی ۔ سچ پوچھئے اگر کچھ نہ ہوتا تو کسون [illegible] ہی اوڑتے پڑتے ۔

مراسلات

بقلم

ہمارا جدید شوخ ظریف

اچھی دھمکی دی

اینجانب نے ۱۸ دسمبر ۱۸۹۹ء کو ایک مضمون ریاست نابھہ سے غلام محی الدین کشمیری کے بابت پنجہ سار؟ میں شائع کرایا تھا اسپر مہاراجہ صاحب نابھہ کے سیکرٹری نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ۔ جھٹ پٹ ایک نوٹس ہمارے ایڈیٹر پنجہ سار؟ کے نام روانہ کر بھیجا۔ جسکا مضمون تھا کہ غلام محی الدین کشمیری کا ریاست نابھہ سے کچھ تعلق نہیں یا تو آپ ثابت کریں ورنہ تم پر دعوے چلایا جائیگا۔ ہم افسوس کرتے ہیں کہ سیکرٹری صاحب نے بلا سوچے سمجھے ہمارے ایڈیٹر کو کیوں نوٹس دیا ہمنے کوئی تعلق کشمیری کا ریاست نابھہ سے ظاہر نہیں کیا اگر کیا ہے تو صرف اتنا کہ وہ ریاست میں رہتا ہے ۔ مہاراجہ صاحب کی رعایا میں ہے ۔ اگر وہ ریاست سے باہر ہوتا تو ہمکو کیا غرض تھی کہ ریاست کا حوالہ دیتے اینجانب نے کوئی شکایت مہاراجہ صاحب یا ریاست کی ظاہر نہیں کی تھی ۔ بلکہ مہاراجہ صاحب کو توجہ دلائی تھی کہ آپ کی ریاست میں ایک ایسا بدمعاش شخص رہتا ہے اور وہ اسیطرح بیچارے غریب مسافروں کے ساتھ دغا سے پیش آتا ہے ۔ اور آپ پھر کچھ تشدد نہ کریں ۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ جیسے تجربہ کار مہاراجہ ہوکر اور ایسا خیال کریں کہ نامہ نگار کے مضمون سے ہماری توہین ہوئی ۔ ہمارے مضامین سے ہرگز یہ بات پیدا نہیں ہوتی بلکہ ایک قسم کی خیر خواہی ظاہر ہوتی ہے کیا مہاراجہ صاحب غلام محی الدین سے واقف نہیں ہیں اور وہ خود بھی جانتے ہیں کہ کشمیری کا چال و چلن کس درجہ خراب ہے پھر اینجانب نے کیا برا کیا جو اس موذی کے ڈھنگ سے غریب مسافروں کو بچایا ۔ اور میں یہی جانتا ہوں کہ اس بدذات کا ریاست سے کچھ تعلق نہیں مگر ہمکو کیا کیجئے کہ جب وہ ...

آدمیون کو یہ باور کراتا ہے کہ مین راجہ صاحب کا ارمنی ہون جمعدار ہون - نوکر کرا دونگا - مہاراجہ صاحب سے ملاقات کرا دونگا - غرضکہ ایسے فقرون سے اکثر لوگون کو دہوکا دیکر اپنی مطلب برآری کرتا ہے اس سے لوگون کو بہت کچھہ نقصان پہونچتا ہے - پہر فرمایئے اس مین بدنامی کسکی ہے - اگر مہاراجہ صاحب کو ہمارے مضمون ناگوار معلوم دیتے ہون - تو ہم نہین لکہینگے ہمارا کون ہرج ہے (مصرعہ) کہایا کرے خم زلف دوتا میری بلا سے - ہمارا کام توجہ دلانیکا ہے کوئی مانو یا نہ مانو - ایسا نہو کہ کسی مظلوم کی فریاد سے گورنمنٹ کو موقع مداخلت کا ملے کیونکہ مصرعہ
لگائے بیٹھے ہین پھندے جہان تہان صیاد

راقم
شیخ زین الدین آفت از بودہانہ
ضلع مظفر نگر

کلکتہ کی مساجد

جناب قبلہ مولانا اولنا مخدومنا حضرت پنچہاملہ (بے بہادر) صاحب مد ظلکم - تسلیم عرض ہے ان یہ تو فرمائے کہ جو آپنے ہفتہ گذشتہ کو دربارہ آبادی و درستگی مسجد سیالدہ شہر کلکتہ کے وعظ حا نصایح فرمایا تھا - اوس کا کوئی نتیجہ ظہور مین آیا - یا کچھہ حاصل حصول بہی ہوا - یا کسی دل مین اثر پر تو بہی پڑا - نہین - اب مجھسے سنئے - پہلے میری طرف سے - تبارک سفارت مبارک باشد - کیون نہو - دار ہمادان خالی نباشد - سنئے حصت مین اب آپکی ولایت و کشف و کرامات کا قائل - اسے تو بہ قابل چہ کسی است کہ پیش ہمادان بیاید - ابہی مین تو دل و جان سے آپ کا معتقد ہی ہوگیا بلکہ تجدید بیعت کرنے کو طیار ہون - لائیے ہاتھ لائیے - آمنت باللہ - افوہ - ماشاء اللہ چشم بد دور - آپ نے کیا وعظ فرمایا اور کیا تقریر مسلسل کی کہ اگر اپنے بلکہ لاکھون کے دل و جان کو ہزارون بار واردون تو بہی کچھہ نہین - بلکہ کچھہ بہی نہین - رہا اوس کلام پر تاثیر کے اثر کی تعریف کیا کرون - کہ جسنے سنا فوراً اپنے لوکلام کو پہٹکار ہوشیار ہوگیا - اجڑا اوس مسجد ویران کے آبادی و آراستگی کے لئے جان و دل سے مستعد و آمادہ ہوگیا - سب سے بڑھکر مسرت کی بات تو یہ ہے کہ جناب مولوی حکیم شاہ محمد عبد الواحد صاحب قادری - احد - بملقب محمد شاہی - بادہوی - کی رگ ہاشمی جو جوش مین آئی تو جہٹ پٹ اون نے اپنے ٹیڑہے ڈنڈے اسلام کفر توڑ کو ہاتھ مین لے احد کمر ہمت کی اس بات پر خوب کس کر مضبوط باندہ لی اور عمل کہڑے ہوئے کہ جب تک وہ مسجد آباد نہوگی اور اوس مسجد کے متعلق ایک مدرسہ اسلامیہ جسمین احادیث و تفاسیر و فقہ وغیرہ وغیرہ کی درس تدریس نہ ہوگی - اور مساکین و یتیمان کی اکل و شرب کا پورا پورا سامان نہوگا تب تک انشاء اللہ تعالی اپنی ہمت و کوشش سے باز نہ آوینگے - اللہم بارک فی الارادة

راقم
م - ع - و - از کلکتہ کیلا باغ ۲۲

ضرب گوپال

نیش عقرب نہ از پی کین است
مقتضائے طبیعتش این است

میان شبلی بیٹھے بیٹھائے تمہین یہ جل کیا اوٹھی علیگڈہ کے چھوکرون سے تسکین نہ ہوئی تو تم لڑکون کے آگے منہ پہیر بیٹھ گئے چھوٹا منہ بڑی بات خلافت کا مسئلہ اور تم شو کرنے چلے یہ کیا سوجہی کیا کسی نے تمہین اور بہی امید دلائی ہے ننگ علما تو ہو چکے اب کیا چاہتے ہو مزید براں یہ مسئلہ تو تمہارے آقا تمہارے ہمزادون کو لکھہ پڑہکر بتا دیا تہا کیا اپنی تحریر کا اوسے زیادہ خیال کرتے ہو افسوس تمہارے زوال کا زمانہ آگیا ہے ہے اللہ جسپر ناراض ہوتا ہے اوسکی عقل ماری جاتی ہے مین حیران ہون یون تمہین لعنت ملامت کا بیل (لیڈر) اور ٹہانے والا بیل کسنے بنایا جب اوس خلفشار مین تمہارے آقائے نامدار کے الاپ پر کسی نے کان نہ دہرا تو اب تمہارے بے وقت کی راگنی کون سنتا ہے - تمہارے قول کے مطابق سر سید نے ایک دلچسپ آرٹیکل علیگڈہ گزٹ مین شایع کیا تھا - اوس سے صاحبان نیچر کی تشفی ہوگئی جو آج پہر تمہین برسون کے بعد خلافت کی سرخی سے ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹ء کالج میگزین علیگڈہ مین منہ رنگانے کی ضرورت پڑے میان جہل مرکب نے تمہین برباد کر ڈالا (در انداز خود غلط بودہ ...) تو خیال کرتے کہ پیر نیچر تو ہیگئے ہم کیا پانی ناپتے جائین کیا تم نے مو نوینت کے بہیس مین جہلائے اسلام کو دہوکہ دینا چاہا ہے - اس سے اطمینان رکھو پیروان نبی آخر الزمان مین جو کچھہ آپکی وقعت ہے وہ تو دل جانتا ہوگا ہان ایک بات گرہ کے ہی ندوة العلما کے ہوا خواہ ہونے کا تم نے پٹنہ کالج مین ہزارون کے سامنے دعوہ کیا تہا اور اوسکے پیدائش مین جو مصیبتین تمہین اوٹہانی پڑی تہین اوسکا بہی اظہار کیا تھا بیشک پیدایش مین ماں کا زیادہ حصہ ہوتا ہے مگر باپ ہی کا نام کیون مشہور نہو مولوی محمد علی صاحب

قبلہ مثلاً کو سوائے نام کو قبلہ و کعبہ ندوہ ہونے
کی کوئی خاص حق یا اختیار نہیں ہے اسکو ہم
بھی جانتے ہیں تم کوئی لونڈون میں رہے ہو
مان ہیں کے پوری صلاحیت ہے بھر کیا ہی
جسنے اتنے مصائب کا حمل اوٹھایا ہو وہ اس
بھی گیا گذرا کہ اوسکے اختیار مولود پر جابرانہ
نہ ہون ندوہ سے خلافت کے متعلق فتوۃ وضع
کو ہم مشیرون مین تعبیر کر ڈالا ہوتا۔ بھلا آئندہ
اعضائے شکنی وحدہ وسری کا کچھ پہل تو پالو
اس سے بڑھکر خیر خواہ ہونے کا اور کون ٹیکا ہوگا
گو فدایان محمد صلے اللہ علیہ وسلم بار بار کے حل
شدہ مسئلہ کو چھوڑ کر دنیا پرستون کے بانگ
بے ہنگام پر کان دھرنے کی نہین ان یہ واقعہ
کہ ترک کیونکر خلیفہ ہو گئے تمہین تعجب انگیز کیا بلکہ
جان سوز ہوگا۔ ابن الوقتون کے خیال مین
جب مسائل اسلامیہ فرض ہون تو یہ لقب
(خلیفہ) ترکون اسکے نام کے ساتھ فرض کیون
نہ خیال کیا جائے۔ تمہین اس واقعہ پر مضحکہ
کیون نہ آئے جب خدا اور رسول کی باتون پر
تمہارے مرشد کو مضحکہ آتا تھا نبی صلعم کے وا ختم
عربون کے طریق معاشرت پر جب تمسخر اڑایا
ہوا تو تیرہ سو برس بعد بے پناہ مت کے
تمدن پر ہوا خواہان یاجوج ماجوج جو کچھ ٹھٹھا
نہ اوڑائین وہ ہی تھوڑا ہے۔ دنیائے اسلام کا
ہر ایک ذیعقل شخص جو اسلام کی بقا چاہتا ہو اور
جس کی یہ کوشش ہو کہ امت مرحومہ قوم ہو
بنائی جائے اور جسکو نصرانی قوم آئندہ جلکر
"دوگ اوف ایشیا" سک ایشیا کہکر پکارنے
سے جرات کرے خلافت عثمانیہ سے منحرف نہین
ہو سکتا ہے یہ جو تم نے لکھا کہ مین نے ضمنی طور سے
اپنے سفرنامہ مین اس طرف اشارہ کیا ہے۔ بیشک

میرے دماغ مین بھی یہ بات آئی تھی کہ یہ فتنہ بھی
کوئی دن مین قیامت ہوگا۔ تمہاری چالبازی کو
مین تاڑ گیا تھا ورنہ تم جسوقت مطبع مین گئے تھے
حدیث چھپ رہی تھی جو تمہارے نظر پڑی
مالک مطبع کو معلوم ہو گیا تھا کہ حضور اقدس ملاحظہ
کو تشریف لاتے ہین خلافت والی حدیث پر قلم
پھیر دو کہو یہی بات ہے نا یہ سب باتین تو سیکھے
سکھائے ہوئے ہین تم نے اپنے بھائیون کا خوب
ہاتھ بٹایا جو کہ اکثر یہ افواہ اوڑایا کرتی ہین سلطان
المعظم کلام پاک سے ظالم کا لفظ محو کرا دینا چاہتے
ہین تاکہ کوئی اون کو ظالم نہ ٹھہرائے تم نے عام
مطبع والون کو اپنے زعم باطل مین تحریف حدیث
کا ملزم قرار دے دیا یہ بھی ایک چالاکی ہے کہو
اوسی سفرنامہ مین جو تم نے ایک اور بات کر کے
چھپا رکھی ہے ظاہر کر دون چونکہ تو نہ پڑو گے
ادہر دیکھو وہ کون شہر ہے جہان مسجد و مین
نماز کی اطلاع کیلئے نصرانی لوگون کی دیکھا دیکھی
گھنٹہ بجتا ہے تم نے علیگڈہ چرچ مین اس کا
رواج دیا یا نہین دیکھو ضرور کوشش کر کے
مولوی عبد اللہ کو اس عہدہ پر بحال کرا دو
وہ تمہارے غمگسار رازدار اور حق دار بھی ہین
کیا یورپ والون کی تقلید کا تم کو شوق نہین شاید
اولوالامر منکم پر تمہارا عمل نہین ہے کیون جب
اسی پیش بندی کے پورا کر دیکھانے کے خیال سے
تم نے الفاروق مین اذان کا قائم کرنا حضرت
عمر کی طرف منسوب کر دیا ہے نا۔ تاکہ آئندہ جلکر
جسوقت جاہلون کو بجائے اذان کے مسجدون
مین گھنٹہ بجانے کے واسطے گمراہ کرینگے تو اونمین
آسانی ہوگی کیونکہ یہ نبی کا مجوزہ تو ہے ہی نہین
خلیفہ عمر کا ہی ٹھہرتا ہے اور جب اونکے بہت سے
والون کو چھوڑ بیٹھے پھر بھی ایک ہی بھیڑیا کی

تقلید ہونی چاہیے۔ کہو کیسے پتے کی کہی۔ یاران
طریقت اوڑتے چڑیا کی۔۔ پہچانتے ہین۔ بازآ
بازآ ہر انچہ ہستی بازآ۔ حرہ آئندہ ہفتے
تمہارے پروردگار (انگلس مین جو لٹریری سوسائٹی
کا ممبر ہے) کی چھپی ہوئی پمفلٹ سے جو ثبوت
خلافت مین شایع ہوا ہے ترجمہ کر کے۔۔۔۔
کے منہ مین سیاہی لگائی جائیگی۔ اور کاش
اوسپر بھی کیڑے نکالے وہی زور رہا تو شرعی کوڑے
(قال اقول) سے اوسکا دفعیہ کیا جائیگا یہ دیباچہ
کلام تھا جو ختم ہوتا ہے دوسرے ہفتے سے بسم اللہ
ہوگی۔ باقی آئندہ

رباعی

تشبیہ نیک زادہ بہ چون گندم کے
تاکس نہ تربیت نشود اے حکیم کس

بقلم

سرکوب نیچریان حامی عظیم آبادی از بانکی پور کیمپ

قطعہ تاریخ وفات مرحوم و مغفور عالیجناب قاضی شہاب الدین صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ سابق وزیر و مدار المہام ریاست بڑودہ وغیرہ

از نتیجہ فکر صادق ذبیحی

نام آور شہاب دین قاضی — ہند کے کم تھے اوس سے آگین
مصلح قوم محسن کشور — خیر خواہ زمان وحید زمین
ایک مدار المہام صدر مکان — تھے مدبر وزیر اور امین
لاکھ سچے مخیر دل مین ایک — اہل اسلام کے دل رہین
فخر تھے اور فرد جوہر تھے — وقت کے اپنے فاضل اور متین
وائے افسوس اس جہان سے آج — ہو گئے جا کے عدم مین گوشہ نشین
سن رحلت مین کہدو دے ذبیحی — اجل قاضی شہاب دین

۱۳۱۷ھ

جاسوسونکی رپوٹین

لنڈن ۵ - مارچ - فریکٹ کی تازہ خبرین مظہر ہین کہ ہانیٹ کی فوج ڈارڈرٹ لیس جکس نیک پر دشمن کی ایک مستحکم مورچہ پر قبضہ کیا - ڈچون نے اس مورچہ کو پھر چھین لینے کی ایک مرتبہ سخت کیا - مگر کچھ نہ چل سکی - سخت نقصان اٹھا کے واپس ہٹنا پڑا برٹش فوج کے صرف ۲ مقتول ۱۵ مجروح ہوئے -

لنڈن - ۵ - مارچ لنڈن ٹائمز اوسفونٹین کے دوم ماہ حال کے ایک تار سے مظہر ہے کہ مقام ابراہام کرال پر باروڈی برگ سے تیس میل کے فاصلہ پر ہماری بڑی فوج کو دشمن سے مقابلہ کا سخت اندیشہ ہے کیونکہ یہاں پر جنرل جوبرٹ لیڈی سمتھ کے تمام سابق محاصرین اور فری سٹیٹ کے ڈچون کے ہمراہ جنگ کے لئے مستعد ہین (ہم کیا مستعد نہین) -

لنڈن - ۵ - مارچ جنرل کلیمنٹس رپورٹ کرتے ہین کہ ہماری فوج ایکسٹر نگ پر قابض ہے اور جو برٹش سامنے نگ کی ریلوے لائن آج کھلیگی -

لنڈن - ۴ - مارچ دشمن اتنگ لورولس برج پر بڑی قوت کے ساتھ جمع ہین -

لنڈن - ۴ - مارچ پریسیڈنٹ کروگر کے بھی اب تو ہوش باختہ ہو گئے - صلح کے طرف مائل ہین مگر پیس و پیش کا خیال ہے - چنانچہ اسیفر جن سے وہ اکر فیج فری اسٹیٹ کے پریسیڈنٹ سٹین کے پاس گئے ہین کہ صلح کے لئے مشورہ کرینا کرین (دوسری غرض تھو) -

لنڈن - ۴ - مارچ مسٹر چیمبرلین نے جو اخبار لیا عدد خواست کی تھی کہ جنوبی افریقہ کی جنگ کے لئے دو ہزار سپاہی اور بھیجے گا اس درخواست کو ہان سکو ز پروان نے خوشی سے منظور کی اس فوج کا خرچ شاہی خزانہ پر رہے گا - غالباً ۵۰۰ سپاہی روانہ ہونگے -

لنڈن - ۳ - مارچ - کل جنرل گیٹیکر نے سٹورمبرگ کے قریب اپنی فوج کے ساتھ گشت ہی لگایا - دشمن کے مورچہ پر گولہ باری کی - انہون نے بھی توپون ہی سے جواب دیا -

کورنز برگ کا ایک "اسٹینڈرڈ" سے کہ تمام ڈچ فوج فری سٹیٹ کی طرف واپس ہوا جا رہی ہے -

لنڈن - ۴ - مارچ - یہ "اسٹینڈرڈ" میں یہہ مشہور کیا گیا ہے کہ روس کسی جنگ ہا [illegible] - وہ اس کی فکر میں نہین کہ شملہ اور حیدرآباد مین امدادی فوج محض اس غرض سے بھیجی گئی کہ امیر کابل کے انتقال کے بعد کوئی فسادہ کھڑا ہو -

لنڈن - ۵ - مارچ - ہر مجسٹی کوئن وکٹوریہ نے [illegible] کے پیرا جانیکا ارادہ ملتوی کر دیا تا زمانہ جنگ لنڈن مین ہی رونق افروز رہین گی -

لنڈن - ۵ - مارچ جنگی مصارف کے بجٹ مین ۶ کرور پونڈ کا اندازہ لگایا گیا - اسکی وصول کی یہی تجویز کی - یہہ سب خرچہ انکمٹکس کے ذریعہ سے وصول کیا جائیگا - فیصدی ۴ پنس بڑھائی جائین گے - اسکی تقسیم حسب ذیل مقرر کی گئی ہے - بیر پر فی بیرل ایک شلنگ - شراب پر فی گیلن ۶ پنس - تمباکو پر فی رطل ۴ پنس - سگار پر فی رطل ۶ پنس - چاہ پر فی رطل ۲ پنس - مسٹر بیکال ایکس بیچر نے اس بجٹ کو پیش کرتے وقت بیان کیا - کہ اگر جنگ ٹرانسوال مین اسی طرح بے اندازہ خرچ کرنا پڑا تو سنہ ۹۹ کی آمدنی سے ۵۵ لاکھ پونڈ بجٹ ہوگی - مسٹر سومدونت نے درخواست کی کہ تین کرور پچاس لاکھ روپیہ بطور قرض وصول کئے جائین ابھی سے اسکا اندازہ لگانا ناممکن ہے - بعض جنگ ٹرانسوال پر اس مصارف کا کس قصد بر جبر دانا چاہئے -

لنڈن - ۶ - مارچ - ڈچون نے ۴ ماہ حال کو سٹورمبرگ خالی کر دیا -

لنڈن - ۵ - مارچ - جنرل بولر کی فتح لیڈی سمتھ کی رہائی کی کوشش مین ۲۰۹ مقتول اور ۱۰۰۰ مجروح ہوئے ۴ افسر مجروح ۴ مقتول ہوئے

لنڈن - ۵ - مارچ - شاہ جاپان نے ہر مجسٹی کوئن وکٹوریہ کو جنوبی افریقہ کی کامیابی پر مبارکباد دی -

لنڈن ۶ - مارچ - مسٹر براڈرک نے کل شب کو ہوس آف کامنس مین روس کے بندر عباس مین ایک ریلوے تعمیر کرنے اور جنگی بندرگاہ قائم کرنے کی متعلق سوال کے جواب مین بیان کیا کہ گورنمنٹ کو اسکی اطلاع ہوئی ہین - اور اس وجہ سے ہم سمجھتے ہیں اسکی متعلق کوئی خط کتابت نہین کر سکتے اور نہ ضرورت سمجھتے ہین -

کلکتہ ۷ مارچ - انڈین ڈیلی نیوز لنڈن ۶ مارچ کے تار سے مظہر ہے کہ لوگ بڑی بے چینی کے ساتھ اس مقابلہ کا انتظار کر رہے ہین جو لارڈ رابرٹس اور جنرل جوبرٹ کے درمیان عنقریب ہونیوالا ہے - غالباً یہہ جنگ آخری ہوگی -

دونون طرف اس جنگ کے لئے جوش ملاتے جا رہے ہین - پریسیڈنٹ کروگر نے تمام ڈچونکو مخاطب کر کے اعلان دیا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ جانبازی کا وقت اب آیا ہے - اگر اس وقت سستی کی تو غضب ہو جائے گا - میدان جنگ ہی مین لڑتے لڑتے جان دیدینا - اگر ایک قدم بھی پیچھے ہٹے گی تو ساری محنت بیکار جائیگی - اور ہمیشہ کے لئے پر داغ رہ جائیگا -

حضور ملکہ معظمہ نے جناب ٹرانسوال کی فتح کی خوشیان منانے کی مسرت مین اس وجہ سے انہون نے اس سال یورپ کی سیر کا ارادہ فسخ کر دیا - رعایا نے

کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ ملک معظم اظہار خوشی کے لئے
شہر کے گلی کوچون کا گشت لگائینگی —

لنڈن ۔ ۸ ۔ مارچ ۔ لارڈ رابرٹس آج پوپلر گرو سے تار دیتے ہین کہ جنرل کیلی کینی کی انفنٹری معہ دو رسالون اور ایک توپخانہ کے آج مشرق کی طرف ۱۱ میل کوچ کر گئی —

لنڈن ۔ ۸ ۔ مارچ ۔ رپورٹ کیا جاتا ہے کہ کل شام کو برٹش فوج نے برگرس ڈراپ پر قبضہ کیا ۔ دشمن نے مقابلہ نہین کیا —
تازہ تار مظہر ہے کہ آج جنرل کلیکری نے برگرس ڈراپ قبضہ کیا ۔

لنڈن ۔ ۸ ۔ مارچ جنرل کلیمنٹس نے نوروسپ نیٹ پر قبضہ کیا ۔ یہان سے دریائے اورنج ماہ حال کو ذیچون نے وارنامیٹ سے اور ڈرا اٹھایا ۔ اب دشمن شمالی ساحل پر قابض ہے مگر انکی فوج بہت کم ہے ۔

لنڈن ۔ ۹ ۔ مارچ ۔ ریوٹر ۱۹ فروری کو میفکنگ سے تار دیتا ہے کہ یہان بچون اور عورتون مین مہلک بخار کا بڑا زور ہے اسکی وجہ بھی رائے کی مطابقت بدیہی ظاہر ہوتی کہ انہین اچھی خوراک نہین مل سکتی ۔ ہسپتال بیمارون سے بھر گئے ہین یہان کے باشندے بے تحمل کے ساتھ محاصرہ کی تکلیفین سہ رہے ہین ۔ دشمن کی گولہ باری جاری ہے ۱۹۲ موتین ہوئین محصورین کی نوکرون سے ہی نے بھی اتباع کی رائے ظاہر نہین —

لنڈن ۹ ۔ مارچ کل شب کو ہوس آف کامنز مسٹر بالفور نے بیان کیا کہ آئرش گارڈس ایک رجمنٹ تیار کرنے کی درخواستین

ہر مجسٹی کوئین وکٹوریہ کے پیش کی گئی تھی —

بنگلور ۹ ۔ مارچ ۔ کل شب کو ٹوناٹمیڈ سرکس مین لیڈی سمتھ کی رہائی کی خوشی منانے کے لئے ضیافت اور ناچ کا جلسہ ہوا تھا اسی جلسہ مین ایک سو مہاجن حاضر تھے ریزیڈنٹ بھی تشریف رکھتے تھے —

لنڈن ۔ ۹ ۔ مارچ ۔ میاٹر گرینڈ ریویو رپورٹ خاص اسکی مفصل کیفیت معلوم ہوئی کہ امیر عبد الرحمان خان اور مسٹر فرانک مارٹن کے درمیان گذشتہ جنوری مین گفتگو ہوئی تھی وہ لکھتا ہے کہ ہز ہائنس امیر صاحب نے اثنائے گفتگو مین بیان کیا کہ مین برٹش گورنمنٹ کا دلی خیر خواہ اور وفادار دوست ہون ۔ اور اگر روس و افغانستان مین لڑائی چھڑ گئی تو یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ جہاد ہوگا ۔ تمام وسط ایشیا کے مسلمان روس پر پل پڑینگے کیونکہ ہر مسلمان روسکو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے افغانستان کے باشندے روس کی زیر حکومت رہنے سے موت کو بہتر سمجھتے ہین —

انڈین گورنمنٹ نے امیر صاحب سے شکایت کی تھی کہ آپ نے جو اسقدر کثرت سے سامان جنگ جمع کیا ہے یہ کیون دا ہے تو سہی کہ کیا ارادہ ہے اسکے جواب مین امیر صاحب نے افسوس ظاہر کیا ۔ اور کہا کہ میری طرف سے اسقدر بدگمانی (خوب اور کیا)

لنڈن ۔ ۱۰ ۔ مارچ ۔ ریوٹر پوپلر گرو سے ۹ ماہ حال کو تار دیتا ہے کہ جنرل فرنچ یہان

دریائے پر مین دشمن کا پتہ نہین سب دشمن ۱۰ میل [illegible] بھاگ گئے ہین ہمین یقین ہے کہ بلا مقابلہ ہماری فوج بلومفونٹین تک پہونچ جائیگی

لنڈن ۔ ۱۰ ۔ مارچ ۔ ۸ وین ڈویژن ۳ ماہ حال سے روانہ ہونی شروع ہو جائیگی
(اب کیا ضرورت ہے)

لنڈن ۔ ۹ ۔ مارچ ۔ ریوٹر انجیرانگ سے ۸ ماہ حال کو تار دیتا ہے کہ جنرل کلیمنٹ نے اور بھی آگے بڑھکے اپنا کیمپ قائم کیا ۔ جنرل کلیمنٹ بیان کرتے ہین کہ برگرسدراپ کے قریب باغیون کی ایک بڑی جماعت ہماری تابعداری کیلئے راضی ہے —

لنڈن ۹ ۔ مارچ لارڈ رابرٹس پوپلر گرو سے تار دیتا ہے کہ ۷ ماہ حال کی لڑائی مین پریزیڈنٹ کروگر اور پریزیڈنٹ سٹین بھی شامل تھے ۔ دشمنون نے بہت کوشش کی کہ قدم جماکر لڑین مگر بھاگ گئے اور دونون کی دانت ڈپٹ سے اور ہر کا [illegible] بھی کیا اور کہا کہ ایسے زبردست رسالہ اور توپخانہ کا مقابلہ نہین

طاعونی شکار

تاریخ	مریضان طاعون	اموات طاعون	کل اموات
۴ مارچ	۱۲۸	۹۸	۳۸۴
۵ ″	۱۰۸	۱۰۰	۲۶۳
۶ ″	۱۳۳	۱۰۹	۳۰۸
۷ ″	۵۳	۱۱۱	۳۸۲
۸ ″	۱۵۰	۱۱۸	۴۱۵
۹ ″	۱۶۲	۱۱۵	۳۹۴
۱۰ ″	۱۳۲	۹۱	۳۵۹

مطبع محمدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا